س: اُمتِ مسلمہ کے مسائل بیان کریں اور ان کے حل کے لیے تجویز دینِ اسلام کی روشنی میں۔

تعارف:

اللہ تعالیٰ نے اُمتِ مسلمہ کے لیے دینِ اسلام کو پسند کیا ہے اور مسلمانوں کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر قرآن مجید نازل فرمایا اور اس کو سمجھانے کے لیے معلم بھی بھیجا جو حضرت محمدؐ کی ذات میں ہمارے لیے موجود ہے۔ قرآن میں جو کچھ موجود ہے، جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا، حضرت محمدؐ نے سب کچھ سمجھایا بلکہ اس پر عمل کر کے بھی دکھایا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کو انسانوں میں سے ہی پیدا کیا تاکہ ہم ان کی ذات، صفات، کردار کو دیکھ کر اس پر عمل کر سکیں۔

حضرت محمدؐ کی سنت و احادیث اور قرآن مجید پر عمل کرنا نہ صرف آخرت کے لیے فائدہ مند ہے بلکہ یہ دنیا میں بھی ہمیں کبھی ذلیل و خوار نہیں ہونے دے گا۔ اسلام ایک عالمگیر دین کا نام ہے جو زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی کرتا ہے۔

حضرت محمدؐ کا ارشاد ہے: "میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں جب تک تم ان دونوں چیزوں کو تھامے رکھو گے ہرگز گمراہ نہیں ہو سکو گے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے رسولؐ کی سنت"

آج دنیا کے نقشے پر ۵۷ کے قریب مسلمان ممالک موجود ہیں۔ لیکن سپر پاور آج بھی امریکہ ہے، مغرب ممالک ہے۔ ہمارے مسائل کی وجوہات دینِ اسلام سے دوری ہے۔ ہم قرآن و سنت سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ نے کتنی ہی قوموں کو اس قرآن کے ذریعے عزت عطا فرمائی اور کتنوں کو ذلیل اور خوار کر دیا۔"

ہمارے پاس تو عبرت حاصل کرنے کے لیے مختلف قوموں کے واقعے موجود ہیں۔

فرعون اور اس کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے پانی میں غرق کر دیا۔ حضرت لوطؑ کی قوم پر پتھروں کا عذاب آیا تھا۔ حضرت نوحؑ کی قوم کی تباہی ہوئی۔ نجانے ایسی کتنی قوموں کی تباہیاں ہوئی جو اسلام کی تعلیمات سے دور ہوئے جنھوں نے خدا کو للکارا۔ اور اللہ نے ان ساری قوموں کو غرق کر دیا۔

اُمتِ مسلمہ کے مسائل اور ان کے حل :

آج اُمتِ مسلمہ مختلف مسائل کا شکار ہے۔ یہ مسائل اور ان کے حل مندرجہ ذیل ہیں :

(1) فرقہ واریت اور رنگ و نسل کا مسئلہ

مسلمان فرقہ واریت میں پڑ ہو کر تقسیم ہو چکے ہیں۔ اس کی وجہ سے مختلف بحث و مباحثہ کا شکار رہتے ہیں۔ آج مسلمان، مسلمان کے نام سے نہیں بلکہ اہلِ حدیث، اہلِ سنی، اہلِ تشیع کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی نجانے کتنے اور فرقے ہیں۔ جو جس صوبے میں رہتے ہیں اس نام سے پکارے جاتے ہیں۔ جیسے پنجابی، پٹھان، بلوچی اور سندھی یا پھر کشمیری۔ انسان کی پہچان ضرور ان قبیلوں یا صوبوں سے ہو سکتی ہے مگر مسلمان کی نہیں۔ اس تقسیم کا بھرپور فائدہ غیر مسلم اٹھا رہے ہیں مسلمانوں کے خلاف سازش کرنے میں۔ اس تقسیم کی وجہ سے آپس میں انتشار پیدا ہوگا جس کی وجہ سے ملک کبھی بھی ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکے گا۔

حل :-

اسلام کسی فرقہ واریت، رنگ و نسل کو نہیں جانتا۔ یہ وہ واحد مذہب ہے جو رنگ و نسل کی تفریق نہیں کرتا ہے۔ یہ تو بھائی چارہ کا نام ہے۔

حضرت محمدؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "لوگوں اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہارے بہت سے قبیلے اور خاندان بنا دیے ہیں تاکہ تم پہچانے جاسکو۔ یعنی باہم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو اور اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت اور برتری نہیں ہے اور نہ کسی کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر فضیلت اور برتری۔ صرف پرہیزگاری کی بنیاد پر ہے۔"

یہ حدیث، ہر فرقے، رنگ و نسل کی زنجیر کو توڑ دیتی ہے۔ اسلام بھائی چارہ اور اتحاد کا نام ہے۔ اگر مسلمان اپنی کھوئی ہوئی عزت اور وقار حاصل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اس فرقہ واریت سے نکلنا ہوگا۔ کوئی غیر ملکی قوت ہمارا بال بھی بانکا نہیں کر سکتی

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو" (آل عمران:103)

try to add the arabic of quranic ayats as well.

② اِتحادِ اُمت کی کمی

اُمت اور امتیوں کے درمیان اتحاد ہونا بہت ضروری ہے۔ کیو[illegible]تو امن ہو گا۔ یعنی سب مل کر مسلمانوں کا وقار بلند کرنے میں اپنا کردار ادا کریں گے۔ اتحاد کی کمی غیر مسلموں کو مسلمانوں کے خلاف سازش کرنے کی دعوت دیتی ہے۔ اور وہ مسلمانوں پر اسی وجہ سے حاوی ہیں۔ یہ سازش مسلمانوں کو مختلف تفرقے میں ڈال کر اُن کو آپس میں لڑواتی ہے۔ تاکہ وہ اپنے مسئلوں میں اُلجھے رہیں اور کبھی بھی ترقی کی راہ پر گامزن نہ ہو سکیں۔ اسلام اسی لیے بھائی چارہ کا سبق دیتا ہے۔ مسلمانوں کو اتحاد کے ساتھ رہنا چاہیے۔

حل:-

اسلام بھائی چارہ کا نام ہے۔ اور اس مذہب میں اتحاد اور امن کو پسند کیا جاتا ہے۔ اسلام کسی رنگ، نسل، امیر، غریب، فرقوں کو نہیں جانتا۔ اور اس چیز کی اسلام میں تنبیہ کی گئی ہے
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "بے شک وہ لوگ جنھوں نے اپنے دین میں فرقہ بندی کی اور گروہ بن گئے آپ کو اُن سے کوئی سروکار نہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے پھر وہ اُنھیں ان کے افعال کی خبر دے گا" (الانعام:159)
ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "علم آجانے کے بعد وہ لوگ آپس کی ضد کے باعث جُدا جُدا ہو گئے" (الشوریٰ:14)
ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
"اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا مت کرو ورنہ تمہاری ہمتیں پست ہو جائیں گی اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی اور صبر کیا کرو، اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"
اس حوالے سے چند تجاویز مندرجہ ذیل ہیں:-

(i) موتمر عالم اسلامی اور رابطہ عالم اسلامی کی تشکیل جدید:
مندرجہ بالا دونوں تنظیموں کو ازسر نو فعال کیا جائے۔ ان کے دفاتر تمام ممالک میں بنائے جائیں۔ ان کو متحرک بنانے کے لیے علیحدہ سے ٹاسک فورس بنائی جائے۔

(ii) اسلامی تعاون کی تنظیم (او۔ آئی۔ سی)
اسلامی تعاون کی تنظیم کو متحرک کرنے کے حوالے سے ڈاکٹر محمد امین رقم طراز ہیں:

- ان مسلمان ملکوں کو منظم کیا جائے جو اتحاد امت کے سنجیدہ حامی ہیں اور مسلم دشمن قوتوں کے ہتھکنڈوں کو سمجھتے ہیں۔ ان کا ایک مضبوط گروپ بنایا جائے تاکہ ان سے کام لیا جاسکے۔
- تنظیم کو سعودی عرب کے مالی اور انتظامی شکنجے سے نکالا جائے۔
- اسے مغربی ممالک اور ان کی ایجنسیوں کے اثرات سے پاک کیا جائے۔
- تنظیم کو اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی مستقل نشست دلائی جائے۔
- اس کے ذریعے مسلم امہ کی نشاۃ ثانیہ کی مجوزہ سٹریٹجی پر عمل درآمد کی کوشش کی جائے۔ جیسے مشترکہ کرنسی و تجارت، مشترکہ سائنسی و تحقیقاتی ادارے، مشترکہ نیوز ایجنسی اور ٹی وی چینل کا قیام۔ اگر مذکورہ تنظیم یہ کام نہ کرسکے تو مخلص حکمرانوں کے ذریعے ایک نئی تنظیم بنائی جائے جو فعال کردار ادا کرسکے۔

چنانچہ قرآن و سنت کی روشنی میں اور ان تجاویز سے امت مسلمہ کے اتحاد کو قائم کیا جاسکتا ہے۔

(3) تعلیم کی کمی
مسلمانوں کی ترقی میں ایک رکاوٹ کی وجہ تعلیم کی کمی بھی ہے۔ آج مسلمان مذہبی طور پر دنیا کی دوسری بڑی جماعت ہے۔ لیکن تعلیم میں باقی سب مذاہب سے پیچھے ہے۔ **عیسائی آج کے دور میں 90% تعلیم یافتہ ہیں اور مسلمان 40 فی صد ہیں۔** آج کے دور میں تعلیم بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ جو تعلیم میں پیچھے ہے وہ باقی ہر دوڑ میں پیچھے رہ جاتا ہے۔ اسلام میں تعلیم حاصل کرنے پر بہت زور دیا گیا ہے۔ انگریز آج چاند پر جا پہنچے ہیں اور مسلمان آج بھی فرسودہ تعلیمی معیار میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اور انگریز ممالک میں پڑھے لکھے ہوئے کی تعداد زیادہ ہے تو ہم سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں پیچھے ہیں۔

حل :-

اسلام میں تعلیم حاصل کرنے پر بہت زور دیا گیا ہے۔
حضرت محمدؐ نے فرمایا "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے"۔
اسلام میں تعلیم اور علم حاصل کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔

یہ تعلیم ہی ہے جو کسی بھی قوم کو اوپر لے جاتی ہے۔ ایک وقت تھا۔ جب مسلمان تعلیم کے میدان میں بہت آگے تھے۔ بغداد تعلیم کا سنٹر تھا۔

• جابر بن حیان

یہ عرب کے کیمیادان تھے۔ آپ نے لوگوں کو نت نئے چیزوں سے متعارف کرایا۔

• علی ابن الطبری

انہوں نے طب، حیوانات، نفسیات، فلکیات پر نہایت مفصل مضامین لکھے۔ آپ نے طب پر ایک کتاب تحریر کی جس کا نام "فردوس الحکمۃ" ہے۔

ہمارے کئے اور مسلم سائنسدانوں کی فہرست موجود ہے۔

انڈیا اور پاکستان ۱۴ اگست ۱۹۴۷ کو معرض وجود میں آئے۔ آج دونوں قوموں کو آزادی حاصل کیے ہوئے ۷۶ سال ہو چکے ہیں۔ انڈیا ہم سے تعلیمی معیار میں بہت آگے نکل گیا ہے۔ یہ تعلیم سے لگن کا نتیجہ ہے۔ آج ہماری قوم تعلیمی معیار میں پیچھے رہ گئی ہے۔ یہ تعلیم ہی کی طاقت ہے جو کسی قوم کو اوپر لے جاتی ہے اور اس سے دوری انسان کو ذلیل و خوار کر دیتی ہے۔

(4) غربت و بے روزگاری کا مسئلہ

اس وقت تیل کی دولت سے مالا مال چند مسلم ممالک کو چھوڑ کر باقی ممالک کو دیکھا جائے تو وہ بدترین معاشی بحران سے دوچار ہیں۔ پاکستان خود غربت اور بے روزگاری جیسے مسائل میں گھرا ہوا ہے۔ آئے روز لوگ خودکشیاں کر رہے ہیں۔ ہر سال خودکشی کی شرح میں کمی ہے۔ آج پاکستان مہنگائی کے مسئلے سے دوچار ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں سب زیادہ مہنگائی کا دور ہے۔

حل:-

اس حوالے سے چند تجاویز درج ذیل ہیں

- مسلم ممالک خود انحصاری کی پالیسی اپنائیں اور یہود و نصاریٰ کے چنگل سے اپنے آپ کو آزاد کروائیں۔
- مشترکہ کرنسی بنانا جیسے یورپ کی کرنسی یورو وغیرہ۔
- مشترکہ ملٹی نیشنل کمپنیاں بنانا
- سود کا مکمل خاتمہ کرنا اور معیشت کو نظام زکوٰۃ و عشر پر استوار کرنا۔
- اپنا تمام سرمایہ اسلامک بینک میں رکھوانا اور اس حوالے سے اسلامی بینک کی طرف سے پوری گارنٹی فراہم کیا جانا۔
- تجارت کے حوالے سے باہمی پابندیاں ختم کرنا
- ویزا پالیسی باہم نرم کرنا
- بلا سود بینکاری کو فروغ دینا

اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کو فرض عبادت قرار دیا ہے اور یہ ارکان اسلام کا بھی جز ہے۔ اگر ہم زکوٰۃ کا فریضہ پورا کریں اور زکوٰۃ کے صحیح حق دار کے پاس زکوٰۃ پہنچے تو مسلم ممالک سے غربت کا خاتمہ ہو جائے۔
حضرت عمر فاروق رض اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور میں زکوٰۃ دینے والے تھے لیکن لینے والے نہیں تھے۔ کیونکہ زکوٰۃ کو صحیح طریقے سے نافذ کیا گیا تھا۔ آج ہم زکوٰۃ کو صحیح طریقے سے پورا کریں تو مسلم ممالک میں غربت نہیں رہے گی۔

(5) عورتوں کے حقوق کا مسئلہ

اسلام نے عورتوں کو جو حقوق دیے ہیں افسوس کہ مسلم حکومتیں آج تک عملی شکل میں اُن کو نافذ نہیں کر سکیں۔ وراثت میں عورت کا جو حق ہے وہ محض کاغذی کاروائی تک ہے۔ حقیقتاً عورتوں کو وراثت میں حق نہیں دیا جاتا۔ بعض ممالک میں انھیں تعلیم کے حوالے سے برابر حقوق حاصل نہیں۔ غیرت کے نام پر قتل کر دینے جیسے واقعات پاکستان میں بھی آئے روز ہو رہے ہیں مثلاً جہیز نہ لانے پر تیزاب پھینک دینا۔ عرب ممالک میں بھی بہت حوالوں سے قانون سازی کرنے کی ضرورت ہے اور خود پاکستان

میں بھی ہے۔

حل :-

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے حقوق کی بہت تلقین کی ہے۔
اللہ نے تخلیق کے درجے میں عورت کو مرد کے ساتھ ایک ہی مرتبہ میں رکھا ہے۔ اسی طرح انسانیت کی تکوین میں عورت مرد کے ساتھ ایک ہی مرتبہ میں ہے۔
اسلام کی آمد سے قبل عورت الم ناک صورت حال سے دوچار تھی جس سے اسے اسلام نے آزادی عطا کی۔ اس لیے مسلم ممالک کو اسلام کے بنائے گئے احکامات کے مطابق عورتوں کو ان کے حقوق دینے چاہیے۔

- عورتوں کی اپنی پہچان ہے۔ اپنے حقوق ہیں۔ ریاست میں قوانین قائم کیے جائیں۔ عورتوں کے حقوق پورا نہ ہونے پر سزا بھی ہونی چاہیے۔
- عورتوں کو پڑھنے کا حق ہے۔ اگر ایک عورت پڑھی لکھی ہوگی تو اس کی آگے آنے والی نسلیں بھی پڑھی لکھی ہوگی۔
بریگھم ینگ کا قول ہے اگر تم ایک آدمی کو پڑھاتے ہو تو آدمی پڑھ لکھ جاتا ہے اور اگر تم ایک عورت کو پڑھاتے ہو تو نسلیں پڑھ لکھ جاتی ہیں۔
- عورتوں سے نکاح کرتے وقت ان سے رضامندی لینی چاہیے۔ اس کا حکم اسلام ہمیں دیتا ہے۔
- ایسے ادارے بنائے جائیں جو عورتوں کے جنسی استحصال کو روکیں۔ عورتوں کی سمگلنگ کو روکیں۔ اور ان کے حقوق دلوائے جائیں قانون کی روشنی میں۔
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ۔ ہاں مردوں کو عورت پر فضیلت ہے اور اللہ تعالیٰ غالب ہے، حکمت والا ہے۔"

(6) انسانوں کے حقوق کا مسئلہ

انسانی حقوق کے حوالے سے دیکھا جائے تو مسلم ممالک صف اول کے ممالک قرار نہیں دیے جا سکتے۔ چند ممالک، جہاں جمہوریت ہے، کو چھوڑ کر باقی سارے ایسے ممالک ہیں

جہاں بادشاہ وقت کے خلاف بات کرنا بھی مشکل ہے۔ تیونس، مصر، بحرین اور لیبیا کے حالیہ احتجاجی سلسلوں میں کچھ صورت حال تبدیل ہوئی ہے لیکن لگتا یوں ہے کہ شاید عارضی آزادیاں ہیں۔ ابلاغ عامہ کے ذرائع کنٹرولڈ ہیں۔ وہ یک طرفہ تصویر دکھانے کے مجاز ہیں۔

حل :-

اسلام میں انسانیت اور ان کے حقوق پر بہت زور دیا گیا ہے۔ انسانوں کے حقوق کو درحقیقت حقوق العباد کہا جاتا ہے۔ اس میں میاں بیوی، اولاد، پڑوسیوں، رشتہ داروں، مسکینوں، مسافروں، غیر مسلم وغیرہ وغیرہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حقوق العباد کے زمرے میں ہر ایک کے حقوق بیان کر دیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حقوق اللہ پر پھر بھی معافی دے دیں لیکن اگر حقوق العباد میں سے کسی کے حقوق پورے نہ کیے گئے تو اللہ اس پر معافی نہیں دے گا۔

حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں "بہترین انسان وہ ہے جس سے دوسرے لوگوں کو فائدہ پہنچے" اقوام متحدہ کی مجلس نے ۱۹۴۸ء میں ایک منشور شائع کیا جو منشور حقوق انسانیت کے نام سے معروف ہے اور جسے انسانی حقوق کے حوالے سے حرف آخر سمجھا جاتا ہے۔ اس منشور کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام انسان آزاد پیدا ہوئے ہیں اور بنیادی حقوق کے یکساں حق دار ہیں بلکہ اسلام ہمیں انسانوں کے حقوق کا ۱۴۰۰ سال پہلے ہی بتا چکا ہے۔ اللہ کے بنائے ہوئے عام احکامات فطرت انسانیت کے عین مطابق ہیں۔

اگر ہم حقوق العباد کا خیال رکھیں گے تو اس سے امت مسلمہ یک جان ہو گی، ان میں اتحاد قائم ہو گا اور غیر مسلم طاقت ہمارا بال بھی بانکا نہیں کر سکتی۔

کمزور جمہوریت اور غیر مسلم طاقتوں پر انحصار

مسلمان آج کل سیاسی طور پر کمزور ہیں۔ مغرب اپنی مختلف ایجنسیوں اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے مختلف مسلم ممالک میں ان طریقوں سے کام کر رہا ہے اور نہیں چاہتا کہ کوئی مسلمان ملک داخلی طور پر اس قدر مستحکم ہو جو کل کلاں اُن کے لیے کوئی مسئلہ پیدا کر سکے۔ اگر ایسا ہوا تو دنیا میں اس کی اجارہ داری ختم ہو جائے گی۔ اور مسلمان

بھی آج کل تفرقہ بازی میں پڑ کر اپنا اتحاد کھو بیٹھے ہیں اور یوں ان کو ان کی سازشوں میں کامیاب کر رہے ہیں۔ ان کی ہی لائی ہوئی چیزوں کو رائج کر رہے ہیں ۔ مسلم ممالک فکری انتشار کا شکار بھی ہیں۔ ابھی تک امت میں یہ فیصلہ نہیں ہو سکا کہ اسلام کا سیاسی نظام خلافت ہے یا جمہوریت یا اور نظام؟ اسی طرح انتخاب کے لیے کون سا طریقہ صحیح ہے؟ اسلامی بینکنگ کا سٹیٹس کیا ہے؟ اسلام کا معاشی نظام کیا ہے؟ مسلمان ریاست میں غیر مسلم شہریوں کے کیا حقوق ہیں؟ اسی طرح کے دیگر کئی مسائل ہیں۔

حل :- اسلامی ریاست اللہ کی ریاست ہے۔ جہاں کا ہر نظام اللہ کے احکامات کے مطابق ہونا چاہیے۔ آج ہم اللہ کے احکامات کو نہیں مانتے اور ہم نے بہت سارے نظام اللہ کے احکامات کے مطابق نہیں بلکہ یورپی احکامات کے مطابق چلا رہے ہیں۔ اللہ نے جو بھی احکامات قرآن میں بتائے ہیں وہ فطرت انسانیت کے مطابق ہے۔

مثلاً قوانین

مغرب کے عدل و انصاف کے دہرے معیار

مشرقی تیمور میں تحریک آزادی چلے تو علیحدہ ریاست تشکیل دی جاتی ہے۔ کیونکہ اس سے ایک مسلمان ریاست کے دو ٹکڑے ہوتے ہیں اور ایک عیسائی ریاست وجود میں آتی ہے جب کہ یہی تحریک کشمیر میں ہو تو مغرب کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ان دہرے معیارات کی وجہ سے بہت سارے مسائل نے جنم لیا ہے۔

آج۔ مسلمان شریعت کو نافذ کرنے کی بجائے غیر مسلموں کے بنائے ہوئے قوانین سے نظام چلا رہے ہیں۔ اللہ سے بڑا عادل اور کون ہو سکتا ہے۔ تو اس کے احکامات بھی انصاف کے مطابق ہیں

مندرجہ ذیل تجاویز درج ذیل ہیں :-

- اسلامی اقدار کو فروغ دینے کی کوشش کرنی چاہیے
- مسلم ممالک کی مشترک مجلس فقہ و اجتہاد بنانا
- مسلم ممالک کی مشترکہ پارلیمانی یونین اور مشترکہ چیف جسٹس کمیٹی بنانا تاکہ ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

- مسلم ممالک مل کر آئین کے بنیادی ڈھانچے پر اتفاق کریں۔
- اسلامی نظریاتی کونسل کی طرز پر عالمی اسلامی نظریاتی کونسل تشکیل دیں۔

(8) سائنسی تحقیق میں عدم دلچسپی

آج مغربی ممالک سائنسی تحقیق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اور بہت سی چیزوں کی تحقیق کرکے دنیا میں اپنا لوہا منوا چکے ہیں۔ اور مسلم ممالک سائنسی تحقیق میں پیچھے رہ گئے ہیں۔ دنیا کے ہر شعبے میں مغربی ممالک سائنسی تحقیق کر رہے ہیں ان کا تعلیمی معیار بہترین ہے۔ لیکن زیادہ تر مسلم ممالک آج بھی تعلیمی معیار کو بہترین نہیں بنا سکی۔ امریکہ چاند پر جا چکا ہے لیکن ہم ابھی بھی فرسودہ نظریات کا شکار ہیں جو ہمیں ترقی کی راہ پر گامزن نہیں ہونے دیتی ہے

حل:-

اسلام میں اللہ تعالیٰ بار بار ہمیں غور و فکر کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

مثال

قدیم تہذیبوں میں یہ تسلیم کیا جاتا تھا کہ چاند سے روشنی پھوٹتی ہے۔ آج سائنس ہمیں بتاتی ہے کہ چاند درحقیقت (سورج) سے منعکس ہونے والی روشنی سے چمکتا ہے۔ قرآن نے یہی حقیقت چودہ صدیاں قبل بیان کر دی تھی، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے

"وہ ذات بڑی بابرکت ہے جس نے آسمان میں برج بنائے اور اس میں چراغ (سورج) اور روشن چاند بنایا۔" (الفرقان 25:61)

آج ہمیں سائنسدان بتاتے ہیں کہ انسان کا دل سوچ سکتا ہے، یاد کر سکتا ہے، ذہانت رکھتا ہے۔ اور اعصابی سنٹر رکھتا ہے۔ قرآن تو ہمیں 1400 سال پہلے بتا چکا ہے۔

"تو کیا یہ لوگ زمین میں نہ چلے کہ ان کے دل ہوں جن سے یہ [illegible] ہوں جن سے سنیں پس بیشک آنکھیں اندھی نہیں ہوتی بلکہ وہ دل [illegible] جو سینوں میں ہیں۔" (سورۃ حج: 46)

one reference is enough for a single argument.

انسان کے بننے کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں چودہ سو سال پہلے بیان کر دیا تھا
اور سائنسدان ہمیں آج تحقیق کر کے بتا رہے ہیں۔

not required.

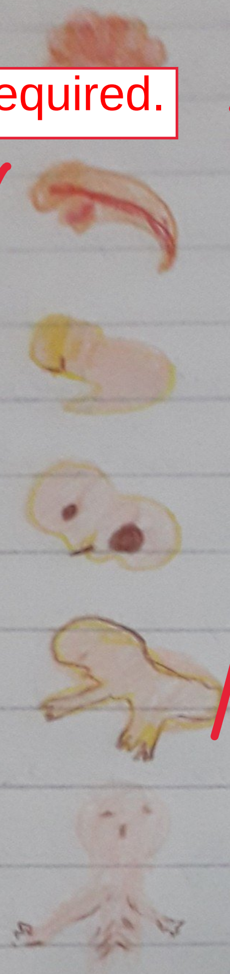

① ہم نے اُسے محفوظ جگہ میں نطفہ بنا کر ٹھہرایا

② پھر ہم نے نطفہ کا خون والا لوتھڑا بنایا

③ پھر ہم نے خون کے لوتھڑا کو گوشت کا لوتھڑا بنایا

④ پھر ہم نے گوشت کے لوتھڑا سے ہڈیاں بنائیں

⑤ پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت پہنایا

⑥ پھر اسے ایک نئی صورت میں بنا دیا۔

⑦ پس بڑا بابرکت ہے وہ اللہ جو بہترین خالق ہے۔

ہم آج سائنسی تحقیق میں اپنا مقام کھو بیٹھے ہیں۔ ہمارے مسلم سائنسدانوں نے بہت سی تحقیقیں کی تھیں۔

• مسلم سائنسدان

ابو داؤد سلیمان بن حسان

آپ طبی سائنس کے ماہر تھے امراض کی تشخیص، دواؤں کے خواص اور ان کے استعمال میں آپ کا کوئی ثانی نہیں تھا

ضیاء الدین ابن بیطار

آپ اندلس کے طبیب تھے۔ آپ نے پودوں کے متعلق معلومات اور جڑی بوٹیاں اکٹھی کرنے کے لیے دنیا بھر کا سفر کیا اور مختلف نئی دوائیں بھی بنائیں۔ آپ نے جڑی بوٹیوں سے دوائیں تیار کرنے کے علاوہ کتب بھی تحریر کی

محمد بن موسیٰ الخوارزمی

یہ عظیم سائنس دان تھے۔ موجودہ استعمال ہونے والے ہندسوں کے رسم الخط آپ ہی نے ایجاد کیے۔

اس کے علاوہ بے شمار سائنسدانوں کی فہرست موجود ہے۔
اور بہت سے سائنسدان جنہوں نے تحقیق کی اور تحقیق کے دوران اسلام بھی قبول کر لیا۔

مثال:-

① مارشل جونسن
② کیتھ ایل مور

یہ دونوں یونیورسٹی میں سیل بیولوجی کے پروفیسر تھے۔ انہوں نے جب تحقیق کی تب انہیں نے قرآن کی آیات ملی جو ان کی تحقیق کے عین مطابق تھی کہ کس طرح ایک انسان کی تخلیق ہوتی ہے تو انہوں نے اسلام قبول کیا۔ وغیرہ وغیرہ

سائنسی تحقیق کے میدان میں ترقی کے حوالے سے تجاویز مندرجہ ذیل ہیں۔

- مشترکہ سرمائے سے سائنس و ٹیکنالوجی کے حوالے سے یونیورسٹیاں بنانا
- مغربی تہذیب کے بڑھتے ہوئے اثرات کو روکنے کے لیے مختلف ریسرچ انسٹی ٹیوٹس قائم کرنا اور ان کے نتیجہ و فکر کو عملاً نافذ کرنا۔
- غیر مسلم سکالرز کی طرف سے اسلام پر ہونے والے اعتراضات کا جواب دینے کے لیے مشترکہ ادارے بنانا
- اسلامی یونیورسٹیوں کا قیام جہاں پر دینی تعلیم جدید خطوط پر فراہم کی جائے۔

⑨ اخلاقی بے راہ روی

جو قومیں اخلاقی اعتبار سے مضبوط ہوتی ہیں وہ دنیا کو تہہ و بالا کر دینے کے بھی قابل ہوتی ہیں۔ لیکن جو قومیں اخلاقی اعتبار سے پست ہوں وہ دنیا میں کوئی معرکہ سر انجام نہیں دے سکتی۔ افسوس اس بات کا ہے کہ مسلم اُمہ میں جھوٹ، بددیانتی، منافقت، جنسی بے راہ روی اور تشدد جیسے برے اخلاق نہ صرف پیدا ہو چکے ہیں بلکہ آہستہ آہستہ مسلم معاشرے کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں۔

حل:-

ریاست کو اس سلسلے میں اقدامات لینے چاہیے

- عائلی نظام کو مضبوط کرنا۔
- جنسی تشدد اور بے راہ روی ختم کرنا
- میڈیا اور انٹرنیٹ کے ذریعے اخلاق تباہ کرنے والی فلمیں، ڈرامے اور دیگر چیزیں ختم کرنا
- دعوت و اصلاح کے جو ادارے ہیں قائم کرنا
- امت کو اعلیٰ اخلاقی اصولوں کا پاس دار بنانا
- اسلامی تربیت گاہوں کا مشترکہ قیام
- جھوٹ، بغض، حسد جیسے بُرے اخلاق کے خاتمے کے لیے اجتماعی کوشش کرنا۔

(15) اسلام سے ڈر اور شدت پسندی کا مسئلہ

اسلام ایک امن پرست دین ہے۔ یہ بدامنی، انتشار اور شدت پسندی کو فروغ نہیں دیتا۔ دراصل یہ غیر مسلموں کی سازش ہے کہ خود کو اور اپنے دین کو دنیا پر بالعموم مسلمانوں پر بالخصوص نافذ کرنے کے خواہش مند ہیں۔ وہ مسلمانوں کے وسائل پر قبضہ کرنا اور اپنے وسائل کو آنے والوں سے محفوظ رکھنا ہے۔

مغرب کے دوہرے نظریے ہیں:-

مسلمانوں کو تو وہ شدت پسند قوم سمجھتے ہیں۔ دہشت گرد کہتے ہیں۔ لیکن خود انہوں نے ان سب چیزوں کا ارتکاب کیا ہے۔

(1) امریکہ اور یورپ نے تیل کے ذخائر کے لیے جنگیں کی اور ساری مسلم سوسائٹی کو تہہ و بالا
(2) مسلمان ریاستوں کو داخلی طور پر منتشر کیا۔
(3) برطانیہ نے اسرائیلی ریاست کے لیے بنیادیں فراہم کی۔ اور امریکا آج بھی ناجائز ریاست کا سرپرست ہے۔ مغربی دنیا کو اسرائیل کے مظالم یاد نہیں آتے جو جتنے چاہے فلسطینیوں کا خون ناحق بہا دے۔
(4) اسلامی قوانین میں آئے روز مداخلت کرتے ہیں۔

حل:-

اس حوالے سے مندرجہ ذیل تجاویز مندرجہ ذیل ہیں

مسلمان ممالک کا مشترکہ سرمائے سے جدید اسلحہ سازی کے مختلف پلانٹس لگانا جیسے ایٹمی و میزائل ٹیکنالوجی

مسلم معاشرے میں ناخواندگی ختم کرنے کے لیے مشترکہ کوشش کرنا

اسلامی افکار کو فروغ دینے کی کوشش کرنا

مسلم ممالک خود انحصاری کی پالیسی بنائیں اور یہود و نصاریٰ کے چنگل سے اپنے آپ کو آزاد کرائیں

اسلامی نظریاتی کونسل کی طرز پر عالمی اسلامی نظریاتی کونسل تشکیل دینا۔

اختتام: درج بالا مسائل سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو حل کران مسائل کو حل کرنا ہے۔ تاکہ امت مسلمہ زوال سے نکل کر پھر ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکیں اور اپنا کھویا ہوا مقام دوبارہ حاصل کرلیں۔

good arguments and structure.

improve paper presentation a bit.

the answer is too lengthy and will affect your time management, shorten it.

conclusion is too brief.

14/20